اعطیت خمسا لم یعطھن احد قبلی۔ کان کل نبی یبعث الی قومہ خاصۃ وبعثت الی کل احمر واسود۔ حاصل یہ ہے کہ میں چند امور میں دوسرے انبیاء سے ممتاز ہوں ایک یہ ہے ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا لیکن میں عرب وعجم سب کی طرف مبعوث ہوں۔ مروی ہے کہ احمر سے مراد جن اور اسود سے مراد انسان ہے تو اس صورت میں آپ کی رسالت جن وانس دونوں کو شامل ہوگی اور صحیح حدیثؐ سے بلکہ آیات قرآنیہ سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔ قرآن میں ہے کہ جن کی ایک جماعت نے آپ سے قرآن سنا اور حدیث سے ان سے بیعت لینا بھی ثابت ہے۔ بلکہ اس رحمت کا عموم تمام مخلوق کیلئے ثابت ہوتا ہے جیسا کہ اللہ رب العزۃ نے فرمایا وما ارسلناك الا رحمۃ للعالمین یعنی ہم نے تجھے تمام عالم کیلئے رحمت بنا کر بھیجا اور عالم کا اطلاق اللہ کے سوا جمیع اشیاء پر ہوتا ہے۔

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ صف انبیاء میں

(از حافظ عبد الخالق صاحب خلیق جے پوری متعلم دار الحدیث رحمانیہ دہلی)

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ماقبل جتنے انبیاء دنیا میں مبعوث ہوئے۔ ان تمام میں جتنی خوبیاں اور جو جو خصوصیات پائی جاتی تھیں وہ تمام کی تمام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات واحد میں پائی جاتی ہیں بلکہ اس کے علاوہ اور بعض زائد چیزیں بھی آپ میں موجود ہیں جو کسی نبی میں نہیں پائی جاتیں ان تمام سے قطع نظر کرتے ہوئے میں اس وقت صرف چند انبیاء کو آپ کے سامنے پیش کرونگا جس سے حقیقت کا انکشاف ہو جائے گا۔ لیکن اس کا مقصود نعوذ باللہ کسی نبی کی شان کی تنقیص یا اس پر اعتراض نہیں ہے بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تشریح وتعیین ہے تلك الرسل فضلنا بعضھم علی بعض یعنی ہم (اللہ) نے انبیاء میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ سب سے پہلے آدم علیہ السلام کو لیجئے۔ آدم علیہ السلام کی بہت سی فضیلتیں ہیں اور وہ تمام کی تمام فضیلتیں تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بطریق اتم واکمل موجود تھیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّھَا یعنی آدم علیہ السلام کو اللہ رب العزت نے تمام اسماء کی تعلیم دی) اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کا استاد ہے اور آدم علیہ السلام شاگرد ہیں۔ اسی طرح آنحضورؐ کے متعلق فرمایا وعلمك مالم تکن تعلم (یعنی) وہ وہ باتیں سکھائیں جو تم نہیں جانتے تھے۔

بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو یہ بھی فرمایا گیا ویعلمکم الکتب والحکمۃ ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون (سورہ بقرہ رکوع ۱۸) (یعنی یہ رسول وہ ہے جو تم کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور ایسے آئین وقوانین بتاتا ہے جس کی تم کو خبر بھی نہ تھی) اس جگہ رب العزت نے نبی کریم صلعم کو تمام جہان کا استاد

قرار دیا ہے۔ پس آنحضور کی دوسری فضیلت ثابت ہوئی۔ آدم علیہ السلام کے متعلق خدا فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ۔ یعنی ہم نے آدم سے اقرار لیا تھا مگر وہ ہمارے اقرار کو بھول گیا۔ سردار دو عالم کے بارے میں فرمایا گیا سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰ (یعنی ہم تجھکو تعلیم دیتے رہیں گے مگر کبھی تجھے نسیان نہ ہوگا اور لفظ سنقرئک اس سے پہلی آیت وعلم آدم الاسماء کے پورے مفہوم کو شامل ہی آدم علیہ السلام کے متعلق ارشاد ہے ولا تقربا هٰذه الشجرة فتكونا من الظالمين فازلهما الشيطان عنها فاخرجهما مما كان فيه وقلنا اهبطوا بعضكم لبعض عدو۔ یعنی تم دونوں (آدم وحوا) اس درخت کے قریب نہ جانا اگر جاؤگے تو ظالموں میں سے ہو جاؤگے مگر شیطان نے بہکایا اور جس جگہ تھے وہاں سے نکلوادیا اور ہم نے کہا یہاں سے چلے جاؤ۔ تمہارا بعض بعض کا دشمن ہے۔

یہاں ایک شجرہ کا ذکر بطور آزمائش کے ہے اور یہ فرمایا ہے کہ اگر اس کے خلاف کروگے تو ظالموں میں سے ہو جاؤگے اور تم کو یہاں سے نکالدیا جاوے گا اور آپس میں دشمنی وعداوت پیدا ہو جائے گی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال میں بھی ایک شجرہ کا ذکر کلام ربانی میں یوں آیا ہے۔ لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا۔ یعنی ان سب مومنوں سے جبکہ وہ درخت کے نیچے نبی صلعم سے بیعت کر رہے تھے اللہ راضی ہوا اور ان کے دلوں کی حالت کو معلوم کر لیا پھر ان پر سکینہ (اطمینان وقلبی سکون) نازل فرمایا نیز فتح قریب دی اور ان غنیمتوں کا وعدہ فرمایا جو آئندہ ان کو حاصل ہونیوالی ہیں غور کرنے کا مقام ہے کہ آدم علیہ السلام سے ایک شجرہ کو امتحان گاہ بناکر امتحان لیا تو وہ اس امتحان میں کامیاب نہ ہوئے مگر ہمارے آنحضور کو جب آزمایا جاتا ہے تو آپ بہت اچھی کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ اسی لئے مومنوں پر سکینہ کا نازل ہونا فتوحات اور غنیمتوں کا حاصل کرانا یہ بطور انعام کے دیا جاتا ہے۔ آدم علیہ السلام کے متعلق فرمایا گیا قلنا للملٰئكة اسجدوا لآدم فسجدوا۔ یعنی ہم نے ملائکہ سے کہا کہ تم آدم کو سجدہ کرو انھوں نے سجدہ کیا۔ یہ ایک خاص واقعہ ہے جو ایک مرتبہ فرشتوں کی طرف سے آدم علیہ السلام کی تعظیم کے متعلق پیش آیا۔ لیکن اس کے مقابلہ میں نبی صلعم کی شان سے اللہ نے یوں خبر دی إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ۔ یعنی اللہ اور اس کے فرشتہ نبی پر درود بھیجتے ہیں فرشتوں کا اور اللہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا علی الدوام بیان کیا جا رہا ہے یعنی ہمیشہ اور برابر ایسا کرتے ہیں۔ اور جب خود خدائے لایزال آنحضور پر درود وسلام بھیجتا ہے تو پھر اس سے آنحضور کی فضیلت وعظمت کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے؟

ادریس علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ ایک صفت قرآن میں بیان فرماتا ہے إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا یعنی ادریس بہت سچا نبی تھا تو آنحضور کیلئے ارشاد ہوا الذی جاء بالصدق یعنی یہ نبی وہ ہے جو خود سچا اور دنیا میں سچائی کو لیکر آیا ہے اگر حضرت ادریس علیہ السلام کیلئے فرمایا گیا وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا یعنی ہم نے حضرت ادریس کو درجہ عالی پر بلند کیا تو آنحضور کی بابت ارشاد ہوتا ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ یعنی ہم نے تیرے ذکر

کو بلندی عطا کی ہاں اس سے بھی زیادہ کیا آپ کے ذکر کی رفعت ہو سکتی ہے کہ مشرق سے لیکر مغرب اور شمال سے لیکر جنوب تک ہر روز دن میں پانچ مرتبہ اس صدا کو بلند کیا جاتا ہے اشہد ان محمدا رسول اللہ اور جہاں اللہ رب العزت کا نام آتا ہے وہاں آنحضورؐ کا اسم گرامی بھی ضرور آتا ہے اور آپ سے ماقبل جتنے انبیاء دنیا میں آئے سب نے آپ کا ذکر کیا۔

اگر حضرت اسحٰقؑ کے متعلق حضرت ابراہیمؑ کو بشارت دی جاتی ہے وبشرنٰہ باسحاق یعنی اے ابراہیم ہم تجھکو اسحاق کی بشارت دیتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت آپ کی پیدائش سے پیشتر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں سے کہا تھا ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد یعنی میں ایک ایسے رسولؐ کی تملوگوں کو بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئیں گے اور ان کا نام احمد ہوگا حضرت الیاس علیہ السلام کے وعظ کو قرآن نے یوں بیان کیا ہے اذ قال لقومہ الا تتقون ۝ اتدعون بعلا وتذرون احسن الخالقین۔ یعنی تم بعل بت کی پرستش کرتے ہو اور احسن الخالقین سے روگردانی کرتے ہو کسی بت کا نام لیکر کفار کی تردید کرنے سے ان کے دلوں میں نہایت دشمنی و عداوت پیدا ہوتی ہے اور ایسا کرنا نہایت جرأت و بہادری کا کام ہے آنحضورؐ نے بھی کفار کے متعدد بتوں کے نام لیکر کافروں کی تردید فرمائی افرأیتم اللّت والعزیٰ ومناۃ الثالثۃ الاخریٰ الکم الذکر ولہ الانثیٰ تلک اذاً قسمۃ ضیزیٰ ان ھی الا اسماء سمیتموھا انتم وآباءکم ما انزل اللہ بہا من سلطان ان یتبعون الا الظن وما تھوی الانفس ولقد جاءھم من ربھم الھدیٰ۔ حضرت الیاس نے تو صرف ایک بت کا نام لیکر تردید کی تھی اور سردار دوعالم نے متعدد بتوں کے نام لیکر تردید کرنیکے علاوہ ان کے باپ دادوں کی اور ان کے ایک باطل اعتقاد کی بھی ساتھ ساتھ سخت تردید فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو اس کا ذکر کلام اللہ میں یوں فرمایا ہے یانار کونی برداً وسلاماً علیٰ ابراھیم یعنی اے آگ ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جا آنحضورؐ کو بھی خبر دی جاتی ہے کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاھا اللہ یعنی کفار جب جنگ کے لئے آگ بھڑکانا چاہتے ہیں تو اللہ اس کو بجھا دیتا ہے حضرت ابراہیم کیلئے تو ظاہری آگ کو خدا نے بجھایا تھا مگر اپنے حبیب کے واسطے دلوں کی آگ کو بجھا دیا جو کہ اس آگ سے نہایت اہم ہے۔

حضرت ابراہیم نے کعبہ بنایا واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمٰعیل مگر جس وقت اس کعبہ کو آنحضورؐ نے قبلہ کے لئے منتخب کیا تو فوراً حضورؐ کے دل کے موافق حکم نازل ہوا۔ فلنولینک قبلۃ ترضٰھا اے نبی تیرے رخ کو جس طرف تو راضی ہے ہم پھیر دینگے حضرت ابراہیم نے بتوں کو توڑا مگر کس طرح توڑا پوشیدگی سے اور خوف زدہ ہو کر ہمارے رسول صلعم نے بھی جس وقت کعبہ فتح کیا ۳۶۰ بتوں کو نکالکر باہر پھنکوا دیئے۔ اور نہایت زندہ دلی اور فاتحانہ انداز میں یہ فرماتے ہوئے جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ یعنی اب حق کا غلبہ ہوا۔ باطل مٹ گیا اور باطل تو ٹوٹنے ہی کی چیز ہے۔

حضرت ابراہیم نے حج کا اعلان کیا واذن فی الناس بالحج یعنی اے ابراہیم حج کا اعلان کر دے۔ آنحضورؐ نے

حج کا اعلان مع شرائط استطاعت نافذ کیا وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا یعنی اللہ کی طرف سے ان لوگوں پر حج فرض ہے جو لوگ کہ وہاں جانے کی طاقت رکھتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خلق کی قرآن مجید میں تعریف کی گئی ہے۔ ان ابراھیم لاواہٌ حلیم یعنی ابراہیم حلیم و بردبار تھا نبی اکرم صلعم کے خلق کی تعریف خدا نے یوں فرمائی انک لعلی خلق عظیم یعنی اے نبی تو بہت بڑے خلق والا ہے دوسری جگہ ارشاد باری ہے فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک۔ یعنی اے نبی یہ خدا کی رحمت ہے کہ خدا نے تجھکو نہایت رحمدل بنایا اگر تو رحمدل نہ ہوتا تو تیرے پاس سے لوگ بھاگ جاتے حضرت ہود علیہ السلام کی قوم کا اعتراض یہ تھا ما نریک الا بشراً مثلنا۔ یعنی اے ہود ہم تو تجھے اپنے ہی جیسا انسان دیکھتے ہیں آنحضور پر بھی کفار کا سب سے بڑا اعتراض یہی تھا ابعث اللہ بشراً رسولاً یعنی کیا اللہ نے ایک انسان کو رسول بنا کر دنیا میں بھیجا۔ حضرت ہود علیہ السلام کو لوگ کہا کرتے تھے کہ وما نریک اتبعک الا الذین ھم اراذلنا بادی الرأی۔ یعنی ہم تیرے پیچھے ان لوگوں کو دیکھتے ہیں جو نہایت رذیل ہیں۔

نبی صلعم کی امتیوں کو بھی متکبران مکہ یہی کہا کرتے تھے انؤمن کما آمن السفھاء یعنی کیا ہم بھی وہ مان لیں جو بے سمجھ لوگ مان گئے ہیں لوط علیہ السلام کی قوم کی حالت کا انکشاف اس طرح اللہ نے کیا کانت تعمل الخبائث یعنی وہ لوگ خبیث کام کرتے تھے آنحضور کی تعریف میں اللہ فرماتا ہے ویحرم علیھم الخبائث ویضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم یعنی ہمارا نبی خبیث اور ناپاک چیزوں کو حرام کرتا ہے اور ان کی گردنوں سے بوجھ وطوق اتارتا ہے۔ لوط علیہ السلام کی مدد اور ان کے دشمنوں کی ہلاکت کے واسطے خدا نے فرشتے نازل فرمائے یا لوط انا رسل ربک لن یصلوا الیک یعنی ہم خدا کے فرستادے ہیں دشمن تیرے قریب نہ آئینگے آنحضور کی مدد اور آپ کے دشمنوں کے ہلاک کرنیکے واسطے خدا نے جو فرشتے نازل فرمائے تھے اس کا ذکر قرآن میں یوں آیا ہے یمدد کم ربکم بخمسۃ آلاف من الملئکۃ مسومین۔ یعنی اللہ تمہاری مدد پانچ ہزار ایسے فرشتوں کے ساتھ فرمائے گا جن کی مدد میں اور فرشتہ بھی ہونگے

حضرت نوح علیہ السلام کی شان میں ارشاد باری ہوا انا ارسلنا نوحاً الیٰ قومہ یعنی نوح کو محض ان کی قوم کی طرف ہم نے نبی بنا کر مبعوث کیا آنحضور کی بابت خدا نے فرمایا قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً یعنی اے نبی لوگوں سے فرما دیجئے کہ میں خدا کی طرف سے تمام جہاں کیلئے رسول بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں نوح علیہ السلام کو جب ان کی قوم ستاتی ہے اور بہت تکلیفیں پہنچاتی ہے اور پیمانہ صبر لبریز ہو جاتا ہے تو اپنی قوم کے حق میں بددعا کر بیٹھتے ہیں فرماتے ہیں رب لاتذر علی الارض من الکفرین دیاراً انک ان تذرھم یضلوا عبادک ولا یلدوا الا فاجراً کفاراً۔ یعنی خدایا تو زمین پر ایک کافر کو بھی نہ چھوڑ سب کو ہلاک کردے اگر تو نے ایک کافر کو بھی چھوڑا تو جو بچہ بھی پیدا ہوگا کافر ہی ہوگا۔ لیکن قربان جائیے اس رحمۃ للعالمین کی رحمت و شفقت پر کہ آپ جس وقت طائف میں تشریف لیجا کر لوگوں کو تبلیغ کرتے ہیں تو آپ کو نہایت بری طرح